۱

حیاتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بچّوں کے لیے

۴

ولادت

خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران۔ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ

(یقیناً تمہاری طرف تم ہی میں سے رسول خدا تشریف لائے۔ ان پر ہر وہ چیز گراں ہے جو تمہیں تکلیف دے اور تمہاری بھلائی کی انہیں بہت آرزو ہے۔ وہ مومنین پر بہت ہی کریم اور مہربان ہیں۔)

سیرت طیبہ پر بہت سی کتابیں مختلف اوقات میں مختلف علماء نے تحریر فرمائی ہیں جن میں حضور علیہ السّلام کی فعّال اور پُرعمل مقدّس زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے لیکن پھر بھی بہت کم مسلمان عوام آپ کی پاکیزہ زندگی کے نشیب و فراز سے آگاہی رکھتے ہیں۔

اس مقصد کے پیش نظر ہم حیاتِ پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو سادہ زبان میں تصویروں کے ساتھ مزیّن کر کے سلسلہ وار شائع کر رہے ہیں تا کہ جہاں بچّوں کے لیے بالخصوص مفید اور دلچسپ ثابت ہو وہاں اُن بزرگوں کے لیے روشنی بخش ہو جو گہرے مطالعے کی اِستطاعت نہیں رکھتے۔

ہمیں امید ہے کہ ہماری اس کوشش میں اللہ تعالےٰ کی توفیق ہمارے شامل حال ہوگی اور سیرتِ اقدس کی عمومی اِشاعت کے لیے اُٹھایا ہوا ہمارا یہ چھوٹا سا قدم کامیاب ہوگا۔

قارئین کرام سے اپنی مفید اور قیمتی آرار سے نوازنے کی استدعا ہے۔

وما توفیقی إلّا باللہ علیہ توکلتُ وإلیہ اُنیب

مدیر

خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران

کراچی

آغازِ وحی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ - خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ
عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ - الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ
عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ ۝ (العلق)

پڑھ اس پروردگار کے نام سے جس نے دنیا کو پیدا فرمایا اور انسان کو جونک جیسی چیز سے خلق کیا۔ پڑھ کہ تیرا خدا بڑا بزرگی والا ہے۔ جس نے قلم اور تحریر سے انسان کو تعلیم دی اور اسے وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

(۱)

آپؐ جناب خدیجہ کے گھر خوش و خرم زندگی گذار رہے تھے۔ دونو کو ایک دوسرے سے بڑی محبت تھی۔

اس دوران میں آپؐ زیادہ تر فطرت کی نیرنگیوں اور دنیا کی تخلیق کے راز پر غور کرتے رہتے اور کئی کئی گھنٹے سوچ اور فکر میں ڈوبے رہتے۔ جناب خدیجہؓ بھی آپؐ کی خاموشی اور سوچ کے سلسلے کو ٹوٹنے نہیں دیتی تھیں اور باتونی عورتوں کی طرح آپؐ کی مصروفیت پر نکتہ چینی یا اعتراض نہیں کرتی تھیں۔ وہ ایک عاقل بیوی تھیں اور اپنے عظیم شوہر کے غور و فکر میں خلل نہیں ڈالتی تھیں۔

آپؐ خانہ کعبہ شریف اور اس کی عظمت اور انسانوں کی طرف سے اس میں تین سو ساٹھ بت رکھ کر اسے بت خانہ بنا دینے کی گستاخی پر غور کرتے اور تعجب فرماتے تھے اور حیران ہوتے تھے کہ یہ کیسے انسان ہیں جو اپنے ہی گھڑے ہوئے بدشکل اور بے ڈول سے پتھروں کی پوجا کرتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں اور یہ بھی نہیں سمجھتے کہ یہ اندھے اور بہرے جماداتی ٹکڑے ان کی فریادیں نہیں سُن سکتے۔

آپؐ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر مکمّل ایمان رکھتے تھے، اس کو خالق مطلق جانتے تھے جس نے سورج، چاند، تارے، آسمان، زمین، پہاڑ، میدان، شہر، جنگل، دریا، سمندر، انسان، حیوان وغیرہ

کو اپنی قدرت سے پیدا فرمایا۔ صرف اسی کو عبادت کے لائق سمجھتے تھے اور چاہتے تھے کہ انسان اپنی حاجتوں اور ضرورتوں کے لیے اسی کی طرف متوجہ ہو۔

آپؐ مہینے میں کئی بار اور ہر سال رمضان کے مہینے میں غارِ حرا میں تشریف لے جاتے تھے اور نورانی فکر اور روشن خیالات کی دنیا میں وقت گذارتے تھے۔ خاموشی اور تنہائی آپؐ کو بہت پسند تھی کیونکہ تنہائی میں انسان اللہ تعالیٰ اور فطرت سے بہت قریب ہوتا ہے اور تکلفات سے بھری ہوئی فریبی دنیا کی سرگرمیوں اور جھنجھٹوں سے رہائی پالیتا ہے۔ تنہائی میں انسانی ذہن ہر قسم کی آلودگیوں سے پاک و صاف ہوتا ہے اور نور کی تجلیوں کے نظارے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔

آپؐ پورا ایک مہینہ اس غار میں خدا کی عبادت میں بسر فرماتے۔ اگر کوئی بھوکا یا محتاج مل جاتا تو اپنے ساتھ رکھی ہوئی خوراک میں سے اسے بھی دیتے۔

جب آپؐ غارِ حرا میں آرام فرمارہے ہوتے تو بڑے بڑے دل چسپ خواب دیکھتے جو بیدار ہونے کے بعد سچے ثابت ہوتے۔ توجہ اور اخلاص میں ڈوبی ہوئی عبادت کے پورے چالیس سال دراصل اس اعلان رسالت کے لیے تیاری کی مدت کا زمانہ تھا۔ جس کے لیے آپ کو اور آپؐ کے بعد ساری کائنات کو خلق فرمایا گیا تھا۔ دنیا میں تشریف لاکر اللہ تعالیٰ سے دوبارہ براہ راست رابطہ قائم کرنے کے لیے اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ عائد کی ہوئی شرط تھی جسے آپؐ نے پورا فرمایا حتیٰ کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ آپؐ کا رابطہ پھر بحال ہو گیا۔

یہ عمر مبارک کے چالیسویں سال کے آخری دن تھے۔ آپؐ حسب معمول غارِ حرا میں اُترے

کوه نور

ہوئے تھے۔ رمضان کا مہینہ تھا آپؐ روزے سے تھے۔ سارے دن کی عبادت سے جسم مُبارک نڈھال تھا۔ سورج غروب ہو رہا تھا۔ آپؐ خواب اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھے، آپؐ نے اچانک ایک آواز سُنی جو آپؐ سے مخاطب تھی اور کہہ رہی تھی۔

"اِقرأ" (پڑھیں) ۔ آپؐ نے جواب دیا۔

"کیا پڑھوں"؟

آپؐ کا جسم اللہ تعالےٰ کے ساتھ براہ راست رابطے کے تصور پر بہت رعب اور ہیبت میں مبتلا ہو گیا۔ آپؐ کا قلبِ مبارک شوق کی زیادتی میں آپؐ کے بس سے باہر ہو رہا تھا اور ہیبت الٰہی سے آپؐ لرز رہے تھے۔ آپؐ نے محسوس کیا کہ اس آواز نے آپؐ پر ناقابل برداشت بوجھ ڈال دیا ہے۔ جب آپؐ کی حالت ذرا سنبھلی تو پھر وہی آواز آئی۔

"پڑھیں"! آپؐ نے پھر جواب دیا۔

"کیا پڑھوں"؟ اور پھر ہیبت کی اسی حالت میں مبتلا ہو گئے۔ حتیٰ کہ سانس تک بھکنے لگی تھوڑی دیر کے بعد حالت پھر سنبھل گئی اور ایک بار پھر وہی آواز سُنائی دی۔

"پڑھیں"! آپؐ نے اب بھی وہی جواب دیا۔

"کیا پڑھوں؟" اور پھر اسی کیفیت سے دوچار ہو گئے۔ فرشتے نے کہا:

"پڑھیں اس خدا کے نام سے جس نے کائنات کو خلق فرمایا۔ جس نے انسان کو جونک٭ جیسی

٭عربی میں جونک کو علق کہتے ہیں۔ یہ جانور پانی میں تیرتا رہتا ہے۔ اگر انسانی نطفہ کو خوردبین سے ملاحظہ کیا جائے تو لاکھوں "جونک نما" جرثومے اس میں تیرتے دکھائی دیتے ہیں۔

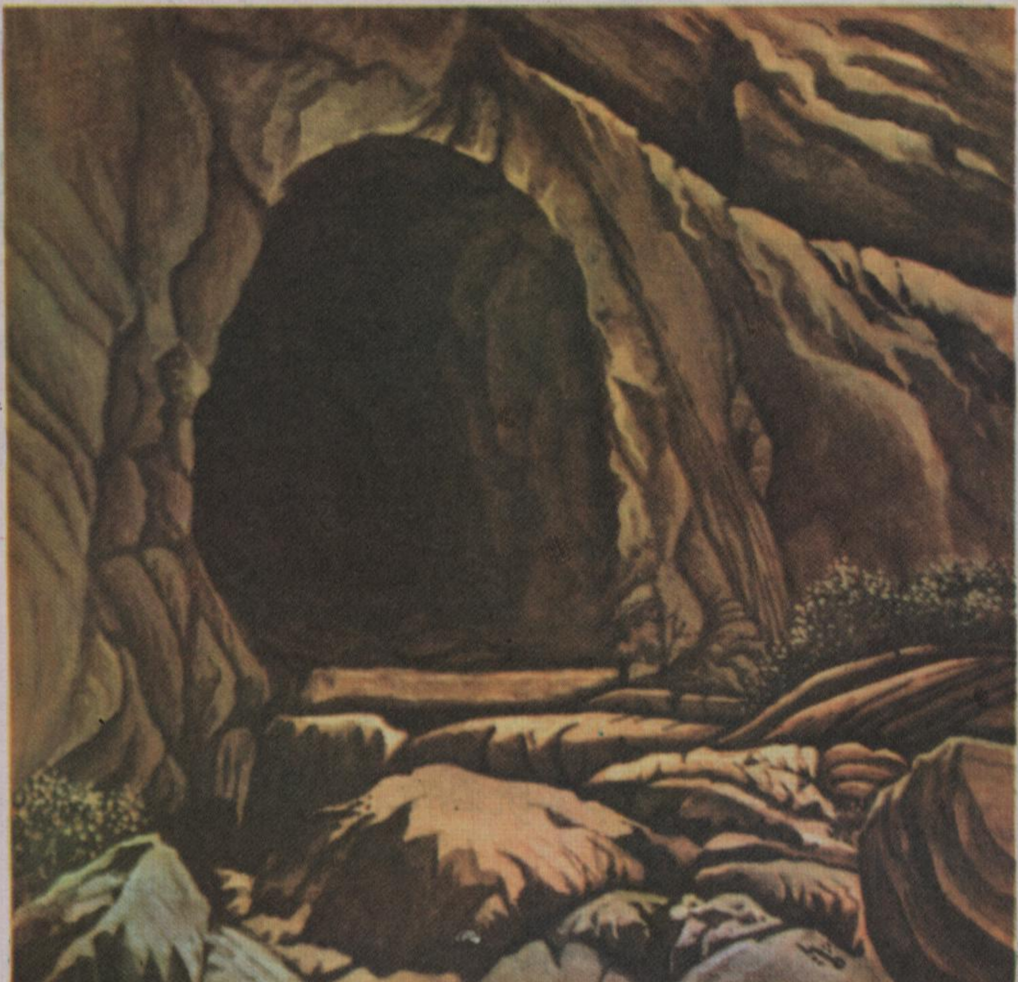

شے اسے پیدا فرمایا۔

پھر آپ نے ایک آواز سُنی جو آپ ہی سے مخاطب تھی۔

اور کہہ رہی تھی۔

"اے محمدؐ۔ اے خدا کے رسولؐ۔ میں جبرئیلؑ ہوں۔!"

آپ نے سر بلند کر کے آسمان کی طرف دیکھا تو جبرئیلؑ کو آفاق تک اپنے بازو پھیلائے ہوئے دیکھا۔ انھوں نے پھر کہا۔

"اے خدا کے رسولؐ میں جبرئیلؑ ہوں۔"

آپ نے جس طرف بھی آسمان میں نگاہ دوڑائی، جبرئیلؑ کو موجود پایا۔

اسی دوران میں جناب خدیجہؑ کا پیامی آپہنچا اور آپ ہیجان اور اضطراب کی حالت میں گھر چلے گئے۔

آپ وصالِ محبوب حقیقی میں اتنے وارفتہ ہوگئے تھے کہ جب جناب خدیجہؑ نے پوچھا کہ اے ابوالقاسم آپ کہاں تھے میں کئی آدمیوں کو آپ کی تلاش میں بھیج چکی ہوں۔ تو جواب میں آپ نے صرف یہی کہا۔ "مجھے کمبل اُڑھا دو۔ مجھے کمبل اڑھا دو۔"!

جناب خدیجہؑ نے کمبل لاکر آپ کو ڈھک دیا۔ پھر جب طبیعت سنبھل گئی تو آپ نے ان سے ساری روداد بیان کردی۔

جناب خدیجہؑ نے بڑی توجہ سے آپ کی گفتگو سُنی اور پورے ایمان و اطمینان قلب کے ساتھ آپ کی تسکین خاطر کی اور عرض کیا۔

"ہرگز پریشان نہ ہوں۔ میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی آپ پر خاص نظر کرم ہے کیونکہ آپ

اپنے اہل خاندان پر مہربان، بے کسوں کے مددگار اور خوش کردار و راست گفتار ہیں۔"

محمدؐ بستر میں لیٹ گئے اور خدیجہؓ نے اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس جاکر ساری صورت احوال ان کے گوش گذار کی۔ ورقہ عالم دین تھے اور تورات و انجیل کو خوب جانتے تھے۔ کہنے لگے۔

"خدا کی قسم ہے خدیجہؓ۔ اگر سچ مانو تو مجھے یقین ہے کہ محمدؐ پر اُسی روح عظیم کا نزول ہوا ہے جو موسیٰ پر نازل ہوئی تھی۔ محمدؐ یقیناً اِس اُمّت کے نبی ہیں۔ انہیں سمجھاؤ کہ ثابت قدم رہیں۔"

جناب خدیجہؓ اپنے شوہر علیہ السّلام کے پاس آئیں اور ورقہ بن نوفل کے ساتھ ہونے والی گفتگو آپؐ کو تفصیل سے سُنائی۔

اس وقت جبرئیلؑ پھر نازل ہوئے اور نیا فرمان الٰہی آپؐ کو دیا۔

"يَاأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ۔ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ"

(اے کمبل میں لپٹے ہوئے محبوبؐ (خلوتیں ختم ہوئیں) اب اٹھ جاؤ اور (لوگوں کو عذاب آخرت سے) ڈراؤ، اللہ تعالےٰ کی بزرگی بیان کرو۔ اپنے لباس کو پاکیزہ کرو اور ناپاکی سے دور رہو۔ احسان کسی معاوضے کی نیت سے مت کرو۔ اپنے رب (کی ملاقات) کے لیے (اب اتنے بے صبر نہ ہو بلکہ) صبر اختیار کرو۔)

وحی کی آمد سے آپؐ کے قلب مبارک کو بہت سکون ملا اور آپؐ بستر میں سے اُٹھ کر خانہ کعبہ کی طرف تشریف لے گئے۔ ورقہ بن نوفل نے جو طواف کعبہ میں مشغول تھے، دور سے آپؐ کو دیکھا اور پھر آپؐ کے پاس آکر کہنے لگے۔

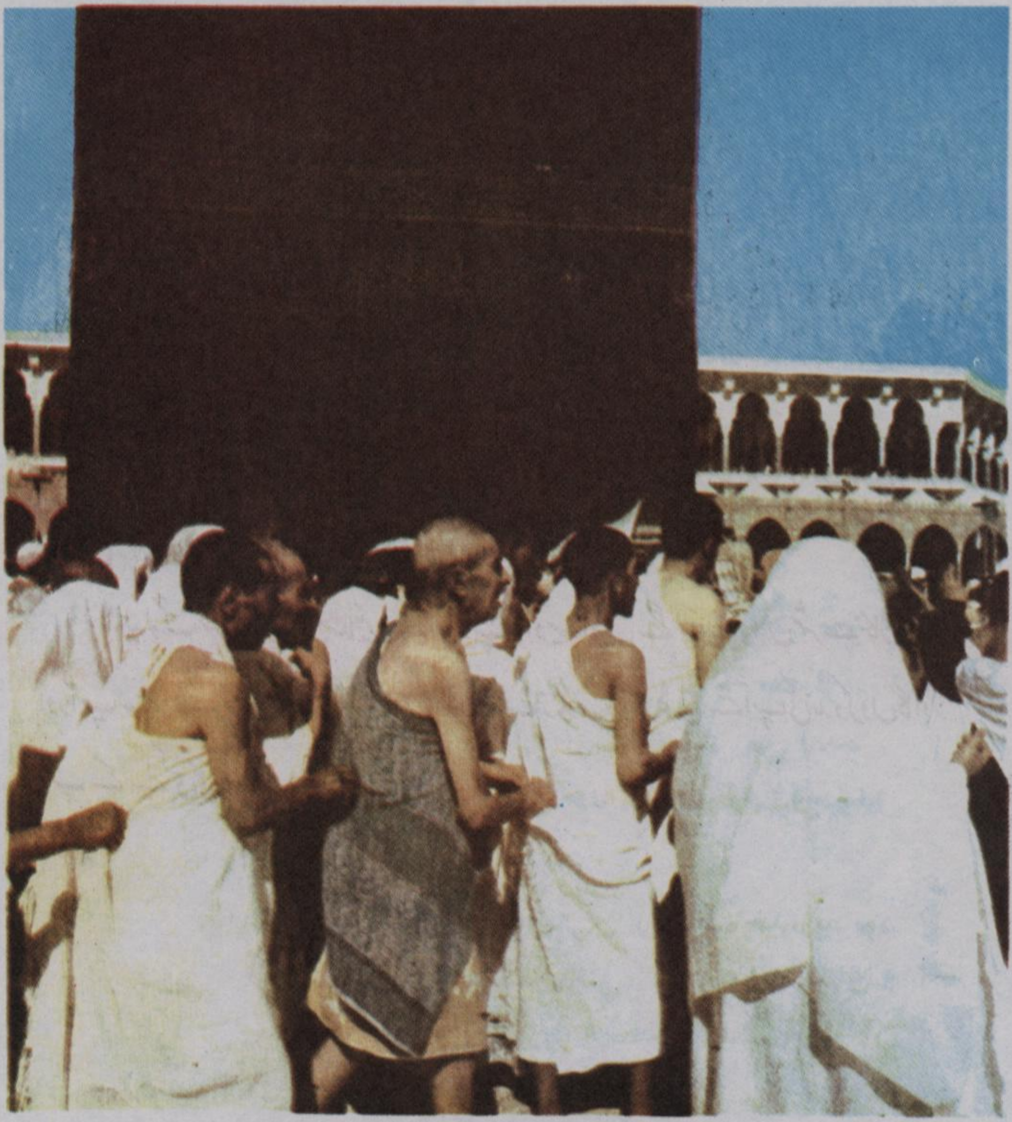

" بھتیجے۔ جو کچھ آپ نے دیکھا اور سُنا ہے تفصیل سے مجھے بتائیں"۔

آپؐ نے پورا ماجرا بیان فرما دیا۔ ورقہ نے کہا۔

" مجھے قسم ہے اسؐ کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ آپ اس اُمّت کے نبی ہیں

در وہی روحِ مقدس جو موسیٰ کے پاس آتی تھی، آپ پر نازل ہوئی ہے۔

" یہ لوگ ضرور آپ کو جھٹلائیں گے اور آپ کو اذیّت دیں گے۔ آپ کو اس شہر سے نکال دیں گے

اور آپ سے جنگ کریں گے۔ اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو ہر طرح سے آپ کی مدد کروں گا اور

آپ کے لیے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کروں گا۔

(۲)

جبرئیل علیہ السّلام باقاعدگی کے ساتھ آپؐ کے پاس آتے اور اللہ تعالےٰ کے احکام آپؐ تک پہنچاتے۔

جنابِ خدیجہؓ کا دل بہت چاہتا تھا کہ جو کچھ ان کے شوہر علیہ السّلام دیکھتے ہیں، وہ بھی دیکھیں۔ ایک دن انھوں نے عرض کیا۔

"اے چچازاد۔ کیا یہ ممکن ہے کہ جب جبرئیل آپؐ کے پاس آئیں تو آپؐ مجھے بھی باخبر کریں (کہ میں بھی انہیں دیکھوں)"۔ آپؐ نے فرمایا۔

"ہاں۔ ضرور ممکن ہے!"

اس کے بعد جب جبرئیلؑ نازل ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے جناب خدیجہؓ سے فرمایا:

اے خدیجہؓ! یہ دیکھو یہ جبرئیلؑ میرے سامنے کھڑے ہیں"۔

اچانک خدیجہؓ کی آنکھوں کے سامنے سے حجاب اُٹھ گئے اور انہوں نے جبرئیلؑ کو دیکھا جو ایک ہی لحظ کے بعد غائب ہو گئے۔

خدیجہؓ نے آپؐ کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا، چچازاد مبارک ہو۔ مجھے یقین ہے کہ یہ فرشتہ الٰہی ہی ہیں کوئی بد روح نہیں۔

اس کے بعد حضور علیہ السّلام بڑی مدّت تک اللہ تعالےٰ کے پیغام کے منتظر رہے تاکہ کلام حبیب

سے دل کو مزید نور اور روح کو سرور حاصل ہو لیکن کئی مہینے فرشتۂ وحی سے آپ کی ملاقات نہ ہو سکی۔ جبرئیل کی لمبی غیر حاضری اور اللہ تعالےٰ سے رابطہ قائم نہ ہونے پر آپ بہت اُداس اور رنجیدہ تھے۔

شاید وحی کی آمد میں یہ اچانک وقفہ اس لئے کیا گیا ہو کہ دنیا جان لے کہ نبی صلعم کوئی خدائی فرمان وحی الٰہی سے بے نیاز ہو کر تبلیغ نہیں فرماتے اور اگر وحی الٰہی نہ آئے تو آیات قرآنیہ کو تصنیف فرمانے سے دوسروں ہی کی طرح عاجز ہیں۔

(۳)

ایک دن حضور علیہ السّلام بے قرار ہو کر غار حرا میں گئے اور جبرئیلؑ کے آنے کا انتظار کرنے لگے۔ لیکن کافی انتظار کے باوجود جب وہ نہیں آئے تو آپؐ کو بہت دکھ ہوا اور اللہ تعالیٰ سے رابطہ منقطع ہو جانے کے اندیشے نے آپؐ کو بے چین کر دیا۔ لیکن دفعتاً آپؐ نے جبرئیلؑ کی مانوس آواز سُنی جو کہہ رہی تھی۔

"اے محمدؐ۔ آپؐ یقیناً خدا کے رسول ہیں"۔

آپؐ نے اپنی نگاہ اُوپر اٹھائی تو یکبارگی آپؐ نے جبرئیلؑ کو دیکھا جو آسمان کی وسعتوں میں ایک تخت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ کو اتنی لمبی جدائی کے بعد جبرئیل علیہ السّلام کی ملاقات سے بہت خوشی ہوئی۔ اس وقت جبرئیلؑ نے قرآن مجید کی یہ آیات آپؐ پر تلاوت کیں۔

"وَالضُّحٰیۙ وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰیۙ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰیؕ وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰیؕ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰیؕ اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی۪ وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَهَدٰی۪ وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰیؕ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْؕ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْؕ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ

قسم ہے چاشت کے وقت کی اور رات کی جب وہ تاریک ہو جاتی ہے (اور زمینی مخلوقات کے لیے آرام کا پیغام لاتی ہے) کہ آپؐ کے پروردگار نے نہ آپؐ کو تنہا

٭ ٭ ٭

چھوڑ دیا ہے اور نہ ہی آپ سے ناراض ہے*۔ آپؐ کے لیے آخرت بہر حال دنیا سے بہتر ہے۔ ہم آپ پر اپنی نعمتوں کی ایسی بارش کریں گے کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔

کیا ہم نے آپ کو یتیم پا کر آپ کو پناہ نہیں دی؟

(انسان کی اصلاح کی فکر میں) الجھا ہوا دیکھ کر آپؐ کی (دل جوئی اور صحیح سمت میں آپؐ کی رہنمائی نہیں کی؟

اور کیا نیاز مند پا کر آپؐ کو بے نیاز نہیں فرمایا (یقیناً ہم آپؐ سے غافل نہیں ہیں)

لہٰذا آپ بھی یتیم کو جھڑکیے مت۔

اور سائل کو دھتکاریے نہیں۔

اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا بکثرت ذکر کیجیے۔

---

* رات کے وقت سورج کی روشنی کی عدم موجودگی کا (جو دراصل آنے والی صبح کی دلیل ہے) یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنی مخلوقات سے بے تعلق یا اس پر غضبناک ہو گیا ہے)